36445 ـ عورت نے كئى نذريں مانى اور بھول گئى

سوال

ميں نے كئى ايك نذريں مانى اور اب مجھے ياد بھى نہيں ہيں، ان كا كفارہ كيا ہے، كيا ميں ہر نذر كے بدلے دس مسكينوں كو كھانا كھلا دوں؟
ليكن مجھے تو يہ ياد نہيں كہ كتنى نذريں مانى تھيں، اب كيا كرنا ہو گا ؟
اور ميں نے نماز كى نذريں بھى مانى تھيں جو مجھے ياد نہيں كيا ان كا بھى كفارہ ہے، يا كہ نماز ادا كرنا ضرورى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جس نے اطاعت يعنى نماز يا روزہ يا صدقہ وغيرہ كى نذر مانى تو اسے يہ نذر پورى كرنا ہو گى؛ كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالى كى اطاعت كرنے كى نذر مانى وہ نذر پورى كرے، اور جس نے اللہ تعالى كى نافرمانى اور معصيت كى نذر مانى وہ اللہ كى نافرمان نہ كرے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6318).

اس نے يہ نذر چاہے كسى چيز كے حصول پر مانى ہو يا پھر مطلقا نذر ہو اس ميں كوئى فرق نہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى نيكى كى نذر كے بارہ ميں كہتے ہيں:

(يہ تين قسم كى ہے:

پہلى قسم: كسى نعمت كے حصول يا پھر كسى مشكل اور تكليف كے دور ہونے كے بدلے ميں اطاعت و فرمانبردارى كى نذر ماننا: مثلا كوئى يہ كہے: اگر اللہ تعالى نے مجھے شفا دى تو ميرے ذمہ ايك ماہ كے روزے، تو جس چيز كى شرع ميں اصلا وجوب كى دليل ملتى ہو اس ميں اطاعت كرنا لازم ہو گى مثلا روزے، نماز، صدقہ، اور حج، اہل علم كا اجماع ہے كہ اس نذر كو پورا كرنا لازمى ہے)

ديكھيں: المغنى لابن قدامہ المقدسى (13 / 622).

اور اگر آپ کو نماز یا روزہ یا صدقہ کی نذریں یاد ہیں، اور ان کی تعداد کا علم نہیں تو آپ کے ذمہ یاد کرنے کی کوشش کرنا ہے، اور پھر جو آپ کے گمان میں غالب آتا ہو کہ اتنی ہونگی انہیں پوری کرلیں تا کہ اس سے بری الذمہ ہو جائیں.

لیکن اگر آپ بھول چکی ہوں، یا پھر شك ہو کہ آیا نذر نماز میں مانی تھی یا روزہ اور صدقہ کی، تو بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ آپ ان میں سے ایك فعل سرانجام دینے میں پوری کوشش اور جدوجھد کریں، اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ ہر نذر جس میں آپ کو شك ہو کے بدلے قسم کا کفارہ دینا ضروری ہے.

دیکھیں: مغنی المحتاج (6 / 234) غمز عیون البصائر (1 / 211) الموسوعۃ الفقھیۃ (26 / 201).

اس سے آپ اپنے دوسرے سوال کا جواب معلوم کر سکتی ہیں، نماز کی نذر کو پورا کرنا ضروری ہے، اور آپ اپنے غالب گمان کے مطابق عمل کریں تا کہ بری الذمہ ہو سکیں، اور اگر آپ کو شك ہو کہ مثلا بیس نمازیں ادا کرنے کی نذر مانی یا پچیس کی تو آپ پچیس ادا کریں.

اور یہ جاننا ضروری ہے کہ نذر نہیں ماننی چاہیے کیونکہ بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا اور فرمایا:

" یہ کسی چیز کو دور نہیں کرتی بلکہ یہ تو بخیل سے نکالنے کا ایك بہانہ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6608) صحیح مسلم حدیث نمبر (1639)

اور بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نذر ابن آدم کو کوئی چیز نہیں دیتی جو میں نے اس کے مقدر میں نہ کی ہو، لیکن اسے وہی چیز ملتی ہے جو میں نے اس کے مقدر میں کی ہوتی ہے، میں نذر کے ساتھ بخیل سے نکالتا ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6609).

واللہ اعلم .